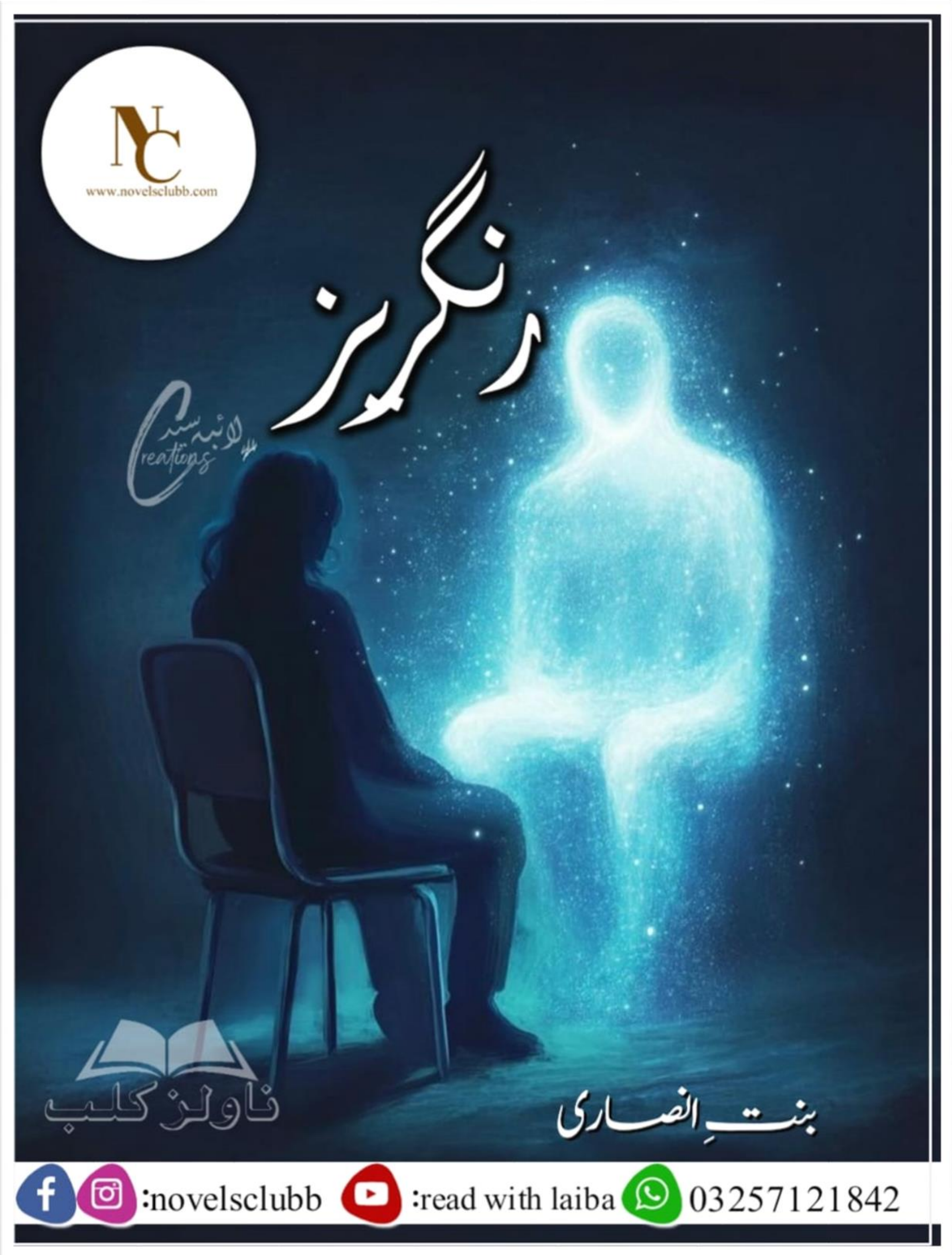
www.novelsclubb.com
رنگریز
بنتِ انصاری
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

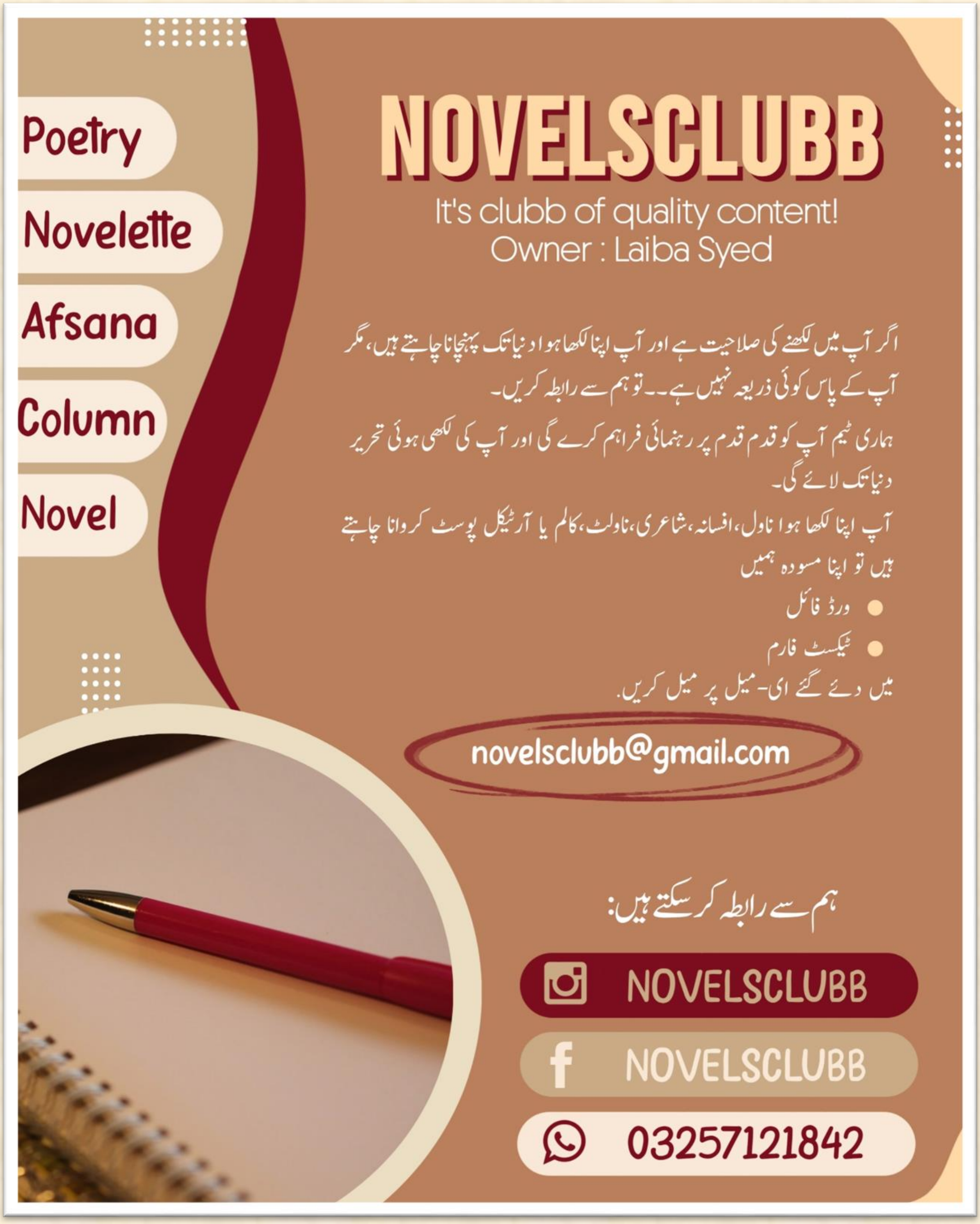
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای- میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگریز

از قلم

بنتِ انصاری

Clubb of Quality Content!

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب میں پہلی بار اس سے ملا تھا۔ وہ ہمارے کالج کا پہلا دن جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ اکتوبر کے آخری ایام تھے اور ہمیشہ کی طرح ہنزہ کو سردی نے جکڑ رکھا تھا۔ آسمان جب زیادہ خوش ہوتا تو روئی کے گولے سی برف گرانا شروع کر دیتا۔ وہ منظر بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اس حسین منظر میں موجود وہ لڑکی، جس نے شدید سردی کے باعث بھی خود کو بس اونی شال میں لپیٹ رکھا تھا۔ نیلا بستہ کندھوں پر تھا، شریر زلفیں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ ریاضی کی کتاب کو سینے سے لگائے راہداری سے چلتی آ رہی تھی۔

اس لمحے میں سمجھ نا سکا کہ وہ منظر زیادہ خوبصورت تھا یا وہ لڑکی؟

Clubb of Quality Content

پہلا دن، پھر دوسرا اور یونہی دن گزرتے گئے۔ خوش قسمتی ایسی کہ وہ لڑکی میرے ہی ڈیپارٹمنٹ کی نکلی۔ جب اسے پہلی بار کلاس میں دیکھا تو زندگی پر پہلی بار رشک آیا تھی۔ کیا یہ اسکے قدموں کی نوازشیں تھیں جو قسمت اس قدر مہربان ہو گئی کہ ایک کام کے سلسلے میں ہماری بات ہوئی۔

"میں مہ جبین ساجد ہوں۔۔"

"مجھے ہمایوں شہزاد کہتے ہیں۔۔"

وہ دن تھا اور آج کا دن، کہ یہ چپ چپ سا لڑکا جو کبھی دوست نہیں بناتا تھا، کسی سے بات نہیں کرتا تھا، اپنا ہی دائرہ بنائے اس میں رہائش پذیر تھا، اس کا یہ دائرہ اس لڑکی نے توڑا تھا جسے ہنزہ کی برفباری میں بھی سردی نہیں لگتی تھی۔ میں جو ہمیشہ زندگی کی الجھنوں میں پھنسا رہتا تھا، پڑھائی کے علاوہ میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نا رہا تھا، اسکی زندگی میں رنگوں کو بھرنے والی مہ جبین ساجد تھی۔ وہ ساتھ ہوتی تو لگتا کہ یہی زندگی ہے۔ اسکے ساتھ ساری

الجھنیں پریشانیاں کہیں دور جا سوتیں۔ کبھی کبھی مجھے لگتا کہ وہ خدا کی کوئی نعمت ہے جسے میری زندگی میں سکون کے طور پر بھیجا ہے۔

وہ مہ جبین ساجد تھی۔اسے شاعری کا شوق تھا۔اسے ہنزہ کی برفباری میں بھی سردی نہیں لگتی تھی۔وہ پھولوں کی شوقین تھی۔ چنچل سی، نٹ کھٹ سی، اسکی باتیں جیسے میری ساری پریشانیوں کو بھگا دیتیں۔اسکی ہر ادا پر جاں وارنے کو جی چاہتا۔اسکے ارد گرد ہونے پر ہی سب اچھا محسوس ہوتا۔

وہ کہتے ہیں نا کہ ایک ٹھیک انسان کا ساتھ سب ٹھیک کر دیتا ہے۔

وہ بھی میرے لیے وہ ہی انسان تھی جو مجھے ظاہر کیے بغیر میرے زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھی۔

وہ مہ جبین ساجد تھی، جو ہمایوں شہزاد کی زندگی میں سانسوں کا کردار ادا کرتی تھی۔

اسکے ساتھ جیسے دن گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تین سال ہو گئے تھے۔ اور شاید وہ لمحہ بھی قریب تھا جب اس نے مجھ سے دور ہو جانا تھا۔

ہماری وہ آخری ملاقات۔

کالج کی اسی راہداری میں جہاں میں نے پہلی بار اسے روح من کو دیکھا تھا۔

آج بھی موسم ویسا ہی تھا، سردی عروج پر تھی۔

وہ پیلے لباس میں ملبوس، براؤن شال کندھوں پر ڈالے، ریاضی کی کتاب کو گود میں رکھے سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں اسکے برابر میں بیٹھا اسکی بھوری زلف کو دیکھ رہا تھا جس نے لاشعوری طور پر اسکے آدھے چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے چاند کو کسی بادل نے ڈھانک لیا ہو۔ وہ منظر میرے لیے ہنزہ کی ہریالی، برف پوش پربتوں، اور باغ میں کھلے کھلے پھولوں سے بھی زیادہ حسین

تھا۔میں نے خود کو بہت مشکل سے روک رکھا تھاورنہ جی تو چاہتا تھا کہ اسکی گستاخ زلفوں کو چھیڑ دوں اور روح زمین کا وہ سب سے حسین منظر آنکھوں میں بسا لوں۔

"مجھے لگتا ہے کہ کہ انگریزی اور ریاضی میں کچھ خاص محبت تھی جبھی تو ریاضی نے انگریزی کے حرفوں کو اپنے وجود کا حصہ بنالیا" میں اسکی بات سمجھ نا سکا۔وہ ہمیشہ ایسی ہی باتیں کرتی تھی۔شاعرانہ انداز، مشکل الفاظ، سریلی آواز، پرکشش انداز۔۔

"مطلب ؟" میرے اس سوال پر اس نے دفعتاً اپنی گردن موڑی۔اب اسکا رخ میری جانب تھا اور بلا آخر مجھے وہ چہرہ دیکھنا نصیب ہوا تھا جسے دیکھتے میں کبھی نہیں تھکتا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے جب ایک انسان کسی سے محبت کرتا ہے نا تو اسکی

عادتیں، خصلتیں، پسند، ناپسند اپنانا شروع کر دیتا ہے۔جیسے ریاضی نے انگریزی کے لفظوں کو اپنا لیا۔" مجھے اسکی بات اب بھی سمجھ نا آئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ مطلب ہر انسان کی پسند الگ ہوتی ہے وہ کسی دوسرے شخص جیسا کیسے بن سکتا ہے؟" ایک اور سوال داغا تھا۔ اسے شاید سوال اچھے لگتے تھے، جبھی میرے سوالوں پر اسکی آنکھوں میں ایک الگ چمک آجاتی اور وہ مزید دلچسپی کے ساتھ مجھے سمجھانے لگتی۔

"ارے یہی تو محبت ہوتی ہے۔ محبوب کے رنگ میں رنگ جانا۔ اگر محبوب کو گرم چائے پسند ہے تو تم بھی گرم چائے پینے لگو گے۔ چاہے تمہارا منہ کیوں نا جل جائے۔ اگر محبوب کو کہانیاں پڑھنا پسند ہیں تو تم بھی انہیں اپنی عادت بنا لو گے۔ جس سے محبت ہوتی ہے اسکی ساری عادتیں اپنانے کو جی چاہتا ہے۔ تاکہ آپ جب جب وہ کام کرو آپ کو وہ خاص شخص یاد آئے۔ اور تمہیں پتا ہے اسکے لیے اردو لغت میں ایک خاص لفظ بھی ہے

"رنگریز"

مگر تمہیں کیا خبر بھئی تمہیں کونسا کسی سے محبت ہوئی ہے"

اسکی آخری بات پر میں چونکا

کیا مجھے محبت نہیں ہوئی؟

اسکا جواب تو میں نہیں جانتا مگر اتنا جانتا ہوں کہ وہ لڑکی میرے لیے سکوں کا باعث ہے۔وہ میرے لیے سانسوں جتنی اہم ہے۔اسکی ہنسی میرے لیے کسی سریلی بانسری کی طرح ہے۔اسکی آنکھیں میرے لیے ایک بھر ہے جن میں ڈوبنے پر مجھے کوئی عار نہیں۔اسکے ہونٹ سے نکلتے ہوئی الفاظ میرے سب سے پسندیدہ گیت ہیں۔

اب یہ محبت ہے یا جو بھی مجھے نہیں معلوم۔۔

"خیر اب یہ فضول باتیں چھوڑو میں تمہیں کچھ دکھانے آئی ہوں۔"اس نے اپنی ریاضی کی کتاب گود سے اٹھائی اور اسکے اندر موجود خاکی لفافے کو مجھے تھمایا۔

"میری اسکالرشپ کی درخواست منظور ہوگئی ہے۔میں آگے کی پڑھائی اٹلی میں کروں گی۔اوہ میرے خدا مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا۔سوچ سوچ کو خوش ہو رہی ہوں آخر اٹلی جیسے شہر میں پڑھنے کا موقع سب کو تھوڑی ملتا ہے۔میں شاید بہت خوش قسمت ہوں"

اسکی یہ بات سن کر مجھے لگا جیسے میری دنیا ویران ہو گئی۔ وہ خوش قسمت ضرور تھی مگر وہ ساتھ میری قسمت لے کر جا رہی تھی۔ یہ تو ناانصافی ہے۔ دل نے بہت بار کہا کہ روک لوں اسے مگر اسکے دمکتے چہرے پر خوشی دیکھ کر میرے ضمیر نے گوارا نا کیا کہ اس سے اسکی خوشی چھینوں۔ وہ انہی خوشیوں کی حقدار تھی۔

"اوہ ہیلو؟ تم فکر نا کرو میں تمہیں کبھی نہیں بھولوں گی۔ وہاں جا کر بھی روز فون کروں گی تمہیں۔ اب اپنا منہ ٹھیک کرو اور مجھے خوشی خوشی الوداع کہو۔"

اس نے ایک چھوٹی سی امید دی تھی، اور اسے تھامنے کے سوا میرے پاس اور کوئی رستہ نہیں تھا۔ میں نے بمشکل مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

اب یہ سمندر سی آنکھوں کو نجانے کب دوبارہ دیکھوں گا؟ دیکھوں گا بھی یا نہیں؟

اس آخری ملاقات کو بھی دو سال گزر چکے ہیں۔ شروع شروع میں تو وہ روز کال کرتی تھی مگر آہستہ آہستہ سلسلہ ٹوٹتا چلا گیا۔ اب ہفتے میں ایک بار اسکی کال کا آ جانا میرے لیے جیسے کسی

سزائے موت کے قیدی کو رہائی کی نوید دینے کے مترادف تھا۔اسکی وہ دس، پندرہ منٹ کی کال مجھے جیسے دوبارہ زندگی بخشتی تھی۔

بہت کچھ بدل چکا ہے۔

ہنزہ کا موسم اب مزید سرد رہنے لگا ہے۔

پرانے پھولوں کے ساتھ مزید نئے پھول کھل اٹھے ہیں۔

وہ کالج کی راہداری کی سیڑھیاں ٹوٹ چکی ہیں۔

اور سب سے زیادہ جو بدلا تھا وہ ہمایوں شہزاد ہے۔

میں نے اب سردی میں اونی کپڑے پہننا چھوڑ دیے تھے بلکہ صرف ایک شال اوڑھا کرتا ہوں۔

اب میرے کمرے میں ایک بک شیلف ہے جہاں شاعری کی ڈھیروں کتابیں موجود ہیں۔

اب میرے بہت سے دوست ہیں۔

اب ہمایوں شہزاد کی کہانی میں مہ جبین ساجد کے کئی رنگ نظر آتے ہیں۔

وہ ساتھ نا ہوتے ہوئے بھی ساتھ ہے۔

وہ میری زندگی کی ''رنگریز'' ہے۔۔

تمت بالخیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842